خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے

دنیا بھر میں منعقد ہونے والی مجالس شوریٰ کے لئے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح

بیت الفتوح کی مسجد کی تحریک کے حوالہ سے جماعت کو وسیع جگہ خریدنے کی تاکید جہاں مسجد کے ارد گرد کثرت سے احمدی گھر بنائے جا سکیں

اس مسجد کی تعمیر کے لئے تحریک پر صرف ایک ہفتہ کے اندر جماعت کی طرف سے ۳ء۳ ملین پاؤنڈز کے وعدوں کی پیشکش۔

بہت سے وعدوں کی ادائیگیاں بھی ہو چکی ہیں اور مزید وعدے آ رہے ہیں۔ جماعت کے اخلاص اور قربانی کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۱ء، ۲۳ر تبلیغ ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۚ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾۔ (سورة آل عمران آیت ۱۶۰)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکّل کر۔ یقیناً اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اب یہ مجالسِ شوریٰ کے دن آ رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی، دنیا بھر میں ہر جگہ سے ان کی متوقع مجالس شوریٰ کی اطلاع مل رہی ہے۔ اس لئے آج کا خطبہ مجلس شوریٰ کے متعلق ہی دوں گا اور سب دنیا میں جہاں جہاں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں ان کو یہی واحد پیغام ہے۔

اس آیت کے تعلق میں سنن ابن ماجہ کتاب الادب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اُسے چاہئے کہ اُسے مشورہ دے۔

(سنن ابن ماجه. كتاب الادب. باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)

مگر وہ مشورہ کس قسم کا ہونا چاہئے اس تعلق میں سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اُسے امین ہونا چاہئے۔ (سنن ابن ماجه. كتاب الادب. باب اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)۔ تو مشورہ ایسا دیں جیسے بالکل امانت کا بوجھ اٹھایا گیا ہو، بالکل سچا مشورہ جو دل کی گہرائی سے نکلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے: انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو مَیں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے تو اِس نے اُس سے خیانت کی ہے۔

(الأدب المفرد. از حضرت امام بخاریؒ صفحه ۷۵)

خیانت جان بوجھ خیانت کی نیت سے ضروری نہیں بلکہ اگر مشورہ میں سوچ بچار سے کام نہ لیا جائے اور بغیر غور کے جو منہ میں آئے کہہ دیا جائے تو یہ بھی ایک خیانت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں گے اور تمہارے دولتمند لوگ سخی ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہارے باہمی مشورہ سے طے ہوں گے تو زمین کی سطح اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہے۔ یعنی تم جتنی لمبی زندگی سطح زمین پر بسر کرو گے تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے بدترین لوگ ہوں گے اور تمہارے دولتمند لوگ کنجوس ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں گے تو زمین کا باطن اس کی سطح سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

(سنن الترمذی. ابواب الفتن)

یہ عورتوں والا معاملہ جو ہے قابل غور ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ عورتیں حکمران ہو سکتی ہیں کہ نہیں۔ ایک یہ بحث اٹھتی ہے۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ وہ لوگ زَن مُرید ہوں گے یعنی اپنی بیوی کی باتوں پر بے سوچے سمجھے عمل کرنے والے ہونگے۔ تو یہاں حکومت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک انسان اگر اپنی عقل استعمال نہ کرے اور زَن مرید ہو جائے تو اس کے متعلق یہ حکم ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ما جاء فی المشورة)

حضرت ابنِ غَنْم اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ جب تم دونوں کسی مشورہ میں ہم رائے ہوتے ہو تو مَیں تم دونوں کی مخالفت نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل. جلد ۴. صفحه ۲۲۷. مطبوعه بیروت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مَیں نے بغیر مشورہ کے (صحابہؓ میں سے) کسی کو امیر (یا جانشین) بنانا ہوتا تو مَیں ابنِ اُمِّ عَبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) کو امیر مقرر کرتا۔

(سنن ترمذی، ابواب المناقب، مناقب عبدالله بن مسعود)

اب یہ مختلف مواقع کی مختلف روایات ہیں ان میں تضاد نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ واضح رسول اللہ ﷺ کی بات موجود ہے کہ دونوں مشورہ میں اکٹھے ہو جائیں تو اس کی مخالفت نہیں کروں گا لیکن امارت کا حق ادا کرنے کے لئے اگر میں باہر جاؤں اور کسی کو امیر بنانا ہو تو وہاں حضرت عبداللہ بن مسعود کو امیر بنانے کا ذکر فرمایا ہے۔ کوئی ایسی خاص خوبی آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی دیکھی ہو گی جس کی وجہ سے یہ مشورہ دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: "لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ"۔ کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔ نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

اور یہ امر واقعہ ہے کہ مشاورت سے بہتر خلیفۂ وقت کی راہنمائی کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تمام دنیا میں مشورے ہو رہے ہیں۔ ان مشوروں کے خلاصے یہاں پہنچتے ہیں۔ تفصیلی مشورے بھی اور بسا اوقات خلاصے بھی اور ساری دنیا کے احمدیوں کے دماغ کا نچوڑ ہے جو خلیفۂ وقت کو ملتا ہے۔ پس اس پہلو سے خلیفۂ وقت کی مثال شہد کی مکھیوں کی ملکہ والی ہے جو ساری اپنی محنتوں کا نچوڑ اس کے سامنے پیش کر دیتی ہیں۔ اور اسی کے گرد سب اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ **پس اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ خلفاء کو بھی مشاورت پر قائم رکھے اور ساری جماعت کو اپنے بہترین مشورے دینے کی توفیق عطا فرمائے۔**

حضرت علیؓ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر در پیش ہو جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی، ہوئی یا ہمیں معلوم نہیں۔ اور نہ ہی ہم نے آپؐ سے کچھ سنا ہو تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: ایسے معاملہ کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا۔ یہ "یا" کی جو یہ تشریح ہے یہ راوی کو پوری طرح یاد نہیں تھی۔ 'علماء' فرمایا تھا یا 'عبادت گزار' لوگوں کو۔ اور حقیقت میں سچے علماء وہی ہیں جو عبادت میں اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے ہیں۔ اور اس معاملہ کے بارہ میں ان سے مشورہ کرنا، اور ایسے معاملہ کے بارہ میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک رائے ایسی دے جو باقی آراء کے خلاف ہو تو اس رائے کو چھوڑ دینا اور جس پر زیادہ آراء اکٹھی ہو جائیں ان کو قبول کرنا۔

(کنزالعمال۔ حدیث نمبر ۲۱۸۸، جلد ۲، صفحہ ۳۴۰)

رسول اللہ ﷺ کے بعد ائمہ امت جائز امور کے بارہ میں اہل علم لوگوں میں سے امین لوگوں سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ معاملہ کی آسان صورت کو اختیار کریں۔ اور جب کتاب و سنت سے کوئی معاملہ واضح ہو تا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں اس کے خلاف نہ جاتے۔

حضرت ابو بکرؓ کی رائے یہ تھی کہ مانعین زکوۃ سے قتال کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ ان سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتّی کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دیں تو ان کے خون اور ان کے اموال میری طرف سے محفوظ ہو گئے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت میں تفرقہ ڈالیں۔ پس اصل میں جو جنگ کی وجہ تھی وہ ارتداد نہیں تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت، صحابہ کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش تھی جس کی وجہ سے آپ نے ان سے لڑائی کی۔ بعد میں حضرت عمرؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی متابعت کی۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے کسی مشورہ کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ آپؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ان لوگوں کے بارہ میں حکم موجود تھا کہ جو نماز اور زکوۃ میں فرق کریں، انہوں نے گویا دین کے احکام کو تبدیل کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالسنۃ۔
باب قول اللہ تعالیٰ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ)

اس زمانہ میں خلافت اور حکومت باہم دگر ایک ہو چکے تھے اور زکوۃ حکومت کا ٹیکس تھا۔ پس جن لوگوں نے ٹیکس دینے سے انکار کیا ایسے لوگوں سے تو آج کل دنیا کی ہر حکومت جبری ٹیکس وصول کرتی ہے اور ان کے خلاف قتال کرتی ہے تو اس پر کسی قسم کے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں لیتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے"۔ جو اللہ کا رسول نہیں ہے خود جس کو اللہ تعالیٰ براہ راست بھی ہدایت دیتا ہے، ایسا شخص کیسے مشورہ سے احتراز کر سکتا ہے۔ "آجکل لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں"۔ یہ بات میرے تجربہ میں بھی آئی ہے۔ یہ نامناسب حرکت ہے یا تو مشورہ لیا ہی نہ کریں لیکن جب مشورہ لیا کریں تو اس کو قبول کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔

حضرتؑ صاحب نے فرمایا "تو پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔"

(بدر۔ جلد ۷، نمبر ۱۶۔ صفحہ ۱۲۔ بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء)

اور یہ بھی درست ہے کہ جو مشورہ نہ مانیں ان کو اللہ کی تقدیر ضرور پکڑ لیتی ہے اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں اس حکم عدولی کی، جو عملاً حکم عدولی ہو جاتی ہے، بظاہر مشورہ ہے، اس کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو خدا کی تقدیر ضرور کسی سزا میں پکڑ لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کرنے کے بارہ میں ایک اور روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعض امور جب پیش آئے تو آپ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے۔ پس مجلس شوریٰ جو سال میں ایک دفعہ منعقد ہوتی ہے

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت جو بھی امام ہو وہ صرف ایک ہی دفعہ مشورہ کر کے کافی سمجھے اس بات کو۔ جب بھی کسی اہم امر میں فیصلہ کرنا مقصود ہو تو فیصلے سے پہلے چھوٹی مجلس عاملہ بھی بلائی جا سکتی ہے۔ مشورہ کے لئے احباب جماعت میں سے جو اچھی رائے رکھنے والے صائب الرائے کہلاتے ہیں ان کو بلایا جا سکتا ہے اور خاص طور پر بلانے والوں میں عبادت کرنے والے اور امین لوگوں کو بلانا مناسب ہے۔

پس حضرت مفتی صاحب کی روایت کے مطابق سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔ کسی جلسے کی تجویز ہوتی تو یاد فرما لیتے"۔ اور یہاں تک کہ "کوئی اشتہار شائع کرنا ہوتا تو (تب بھی) مشورہ طلب کر لیا کرتے تھے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۴۴)

جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء کے دوسرے دن ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یورپ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کے لئے حاضرین سے مشورہ طلب فرمایا۔ پس یورپ اور امریکہ میں جو تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اور اس کے بڑے عظیم الشان پھل نکل رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعد کی بات نہیں ہے آپ نے اپنے زمانہ میں ہی اپنی نسل ساری دنیا پر پھیلائی تھی اور خاص طور پر یورپ اور امریکہ وغیرہ میں تبلیغ کے لئے اپنے احباب سے مشورہ طلب فرمایا تھا اور یہ آپ ہی کے اس مشورہ کا فیض ہے کہ آج دنیا میں ہر جگہ خصوصاً یورپ اور امریکہ میں جماعت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔

"معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی اور بعد مشورہ حضور علیہ السلام کی منظوری سے قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ اسلام کا جامع اور عقائد اسلام کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو، تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں اس کی بہت سی کاپیاں بھیج دی جائیں"۔

پس یہ ریویو آف ریلیجنز جو آج کل دنیا میں کافی تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے اور دس ہزار جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی اللہ کے فضل سے اب دس ہزار کی تعداد میں ریویو آف ریلیجنز دنیا بھر میں شائع ہو رہا ہے۔ مختلف جماعتوں کی طرف سے بھی اور مرکز کی طرف سے بھی۔ تو یہ وہی تجویز ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعد مشورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرمائی تھی۔

"پھر اس تجویز کے بعد ایک فہرست اُن اصحاب کے چندہ کی مرتب کی گئی جو مطبع کے لئے چندہ بھیجتے رہیں گے۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی اسلام کے لئے جاری کیا جائے"۔ یہ بھی یعنی صرف ماہانہ نہیں بلکہ اخبار بھی شائع کیا جائے جیسے آجکل ہمارا یہاں الفضل شائع ہو رہا ہے اور اس کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ "یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں۔ بعد اس کے دعائے خیر کی گئی اور پھر یہ بھی طے پایا کہ آئندہ بھی ہمیشہ اس سالانہ جلسہ کے یہی مقاصد رہیں گے کہ اشاعت اسلام اور ہمدردی نو مسلمین امریکہ اور یورپ کے لئے احسن تجاویز سوچی جائیں اور دنیا میں نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ اور طہارت اور اخلاقی حالات کے ترقی دینے اور اخلاق اور عادات دنیہ اور رسوم قبیحہ کو قوم میں سے دُور کرنے کی تدبیریں کی جائیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۶۱۵ و ۶۱۶)

یہ تو مجالس شوریٰ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو آپ نے فیصلے منظور فرمائے ان کو میں نے کسی قدر اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ دنیا بھر میں ساری مجالس شوریٰ ان باتوں کی پابند رہیں گی۔

اب میں یورپ میں تبلیغ اسلام کی غرض سے جو مسجد کی تحریک کی گئی تھی اس کی طرف آتا ہوں۔ پس یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے اوپر عمل در آمد ہی ہے کوئی الگ تجویز نہیں ہے۔ اس ضمن میں یاد رکھیں کہ جو میں نے تحریک کی تھی وہ بیت الفتوح کے تعلق میں تحریک کی تھی اور پچھلے خطبہ میں اس بات پر ناراضگی کا بھی اظہار کیا تھا کہ جو میں نے ابتدا میں تحریک کے وقت اس تحریک پر عمل کرنے والوں کو خصوصیت سے تحریک کی تھی اس کے بالکل برعکس عمل ہوا اور بجائے اس کے کہ مسجد مورڈن پہ پہلے مسجد کی طرف توجہ دی جاتی بعد ازاں زوائد کی طرف توجہ دی جاتی، بالکل اس کے برعکس عمل کیا گیا۔

اس تعلق میں یہ کہنا مناسب ہے کہ بعض برائیوں میں بعض خوبیاں بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں اور بہتر یہی تھا کہ اس مورڈن کے علاقہ کو ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ جب میں نے تفصیل سے اس کے اوپر چھان بین کی تو پتہ چلا کہ جو کمیٹی پہلی دفعہ بنائی گئی تھی اس میں سے بھی ایک ممبر نے بشدت اس کے خلاف احتجاج کیا تھا کہ مورڈن کے علاقہ میں مسجد بنانی مناسب نہیں ہے اور جو شرطیں ہیں کونسل کی طرف سے وہ انتہائی بیہودہ ہیں کہ سال میں چار سے زیادہ فنکشنز ہو نہیں سکتے اور اس کے علاوہ ایک اور مشکل ان کی پارکنگ کے لئے بہت سختی ہے کہ اتنے سے زیادہ کاریں بھی پارک نہیں کی جا سکتیں۔ ایک اور چیز جواب سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ سارے انگلستان کی Racist Organisation جو نیشنل فرنٹ (National Front) کہلاتے ہیں ان کا مرکز بھی وہیں اسی مسجد کے پاس ہے۔ اور پہلے بھی ہمیں کافی ان کی طرف سے مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ تو اس علاقہ کو تو اب مجبوراً چھوڑنا ہی پڑے گا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ مسجد کہاں بنائی جائے۔ اس کے لئے میں نے اس کمیٹی کو جو مسجد کے لئے ایک کمیٹی تجویز کی گئی ہے ان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ باہر کہیں ایسا علاقہ ڈھونڈیں جہاں بڑی زمین مہیا ہو اور اتنی بڑی زمین مہیا ہو کہ اس میں کثرت سے احمدی گھر بنائے جا سکیں کیونکہ اب ویران علاقہ میں مسجد بنا دینا جہاں لوگ بھی نہ جا سکیں، ہر وقت نمازی نہ مہیا ہو سکیں یہ ایک فضول کوشش ہے، ایک محض دکھاوا ہے۔ پس لازماً ہمیں اب ایک ایسے بڑے رقبہ کی تلاش کرنی پڑے گی کہ جس میں کثرت سے ارد گرد احمدیوں کو مکان کے پلاٹس الاٹ کئے جائیں اور پھر ان کی مدد بھی کی جائے کہ بغیر سود کے روپے سے وہ اپنے مکان بنا سکیں ورنہ فوری طور پر تو جماعت میں یہ طاقت نہیں کہ اکثر جو امیر کہلانے والے ہیں وہ بھی فوراً اپنا مکان بنا سکیں۔ تو ان باتوں پر بہت غور خوض کی ضرورت ہے اور میں بہت امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ خدا تعالیٰ جماعت کی راہنمائی فرمائے گا اور ان سارے مسائل کو حل کرنے میں ہماری مدد فرمائے گا۔

یہ سارا علاقہ جو مورڈن کہلاتا ہے یہ ایک کمپنی نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ہم خرید لیتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب کہ ابھی اس میں ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی تھی۔ تو اب تو اللہ کے فضل کے ساتھ اس پہ بہت خرچ ہو چکا ہے اور بہت زیادہ عمارتوں کی اصلاح کی جا چکی ہے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس کمپنی سے یا کسی اور کمپنی سے اس علاقہ کے بیچنے کی تجویز پیش کی جائے تو بعید نہیں کہ جتنا ہم نے خرچ کیا ہے اس سے زیادہ ہمیں مل جائے اور وہ دوسری جگہ

زمین خریدنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اور تحریک کے نتیجہ میں جو کچھ آمد ہو گی وہ سارا اس کی تعمیرات پہ خرچ کیا جائے گا۔

اب میں آپ کو اس تحریک کے بعد جماعت کے ردّ عمل کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیسی پیاری جماعت ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے قائم فرمائی ہے کہ حیرت انگیز طور پر انہوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے۔ پوری دنیا کی جماعتوں نے جو فوری ردعمل دکھایا ہے اور ابھی بہت سے ایسے وعدہ جات ہیں جو ابھی پہنچے بھی نہیں اور لگتا یہ ہے کہ بہت کثرت سے وعدے آئیں گے اور اصل تحریک سے بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت تک ۳ء۳ ملین پاؤنڈ کے وعدے آچکے ہیں اور ان میں سے بہت سو کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔ پاکستان، کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی، آسٹریلیا، جاپان اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں نے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔

عورتوں نے حسب سابق اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ جبکہ ان میں سے اکثر پہلے ہی کسی نہ کسی تحریک میں اپنا سارا زیور پیش کر چکی تھیں اور اب انہیں یہ توفیق ایک بار پھر مل رہی ہے۔ اب اس سے اندازہ کریں کہ جنہوں نے سارا زیور پیش کر دیا تھا اللہ نے ان کے ہاتھوں کو اور ان کے گلوں کو خالی نہیں رہنے دیا اور اس تحریک کے وقت تک پھر ان کے ہاتھوں، پاؤں اور گلے کو کنگنوں اور زیور سے بھر دیا اور اسی تحریک پر اللہ تعالیٰ پھر بھی یہی کرے گا۔ کسی خاتون کو بغیر زیور کے نہیں رہنے دے گا۔ جرمنی میں سے تو بعض خواتین نے زیورات دے کر اپنے خاوندوں کو لندن بھجوایا تاکہ وہ خود لندن میں مجھ سے ملاقات کر کے اپنی بیویوں کے مخلصانہ جذبات کے ساتھ زیورات پیش کریں۔ اللہ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے پیسہ پیسہ بچا کر اپنے جیب خرچ میں کچھ رقمیں نکال کر جو ڈبے میں پونجی جمع کی تھی وہ اسی طرح انہی ڈبوں میں بند کی بند بھجوادی ہیں کہ اس کو ہماری طرف سے مسجد کے لئے استعمال کریں۔

قربانی کا یہ عالم ہے کہ ایک دوست ایسے بھی ہیں جن کا یہاں نام لینا مناسب نہیں ایک لمبے عرصے سے اپنا مکان بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اب اس تحریک پر انہوں نے جتنی رقم جمع کی تھی وہ بڑی بھاری رقم ہے جس پہ ایک مکان بنایا جا سکتا تھا وہ اب انگلستان کی مسجد کی تحریک سن کر انہوں نے اس کا ایک بہت بڑا حصہ پیش کر دیا۔

اسی طرح بعض دوستوں نے اپنے پلاٹس پیش کئے ہیں اور بعض نے مسجد کی تعمیر تک اپنی آمد کا ایک معین حصہ پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

پس اس تحریک کے متعلق چند باتیں آپ کے سامنے رکھ کر اب میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح دنیا بھر کی جماعتوں کو توفیق بھی عطا فرمائے گا اور ہمیں ایسا علاقہ ڈھونڈنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا جس میں پابندیاں نہ ہوں اور بڑے آرام سے ہم وہاں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بہت اعلیٰ اور وسیع ترین انگلستان کی مسجد بنا سکیں۔